



ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL

Available Online: <https://assajournal.com>

Vol. 03 No. 02. April-June 2025. Page#.997-1011

Print ISSN: [3006-2497](#) Online ISSN: [3006-2500](#)

Platform & Workflow by: [Open Journal Systems](#)



An Analytical Study of the Islamic Political System in the Light of the Prophetic Treaties

اسلام کے سیاسی نظام کا معاہدات نبوی کی روشنی میں تجزیاتی مطالعہ

Dr. Aftab Ahmad

Assistant Professor, Department Islamic Studies
Shaheed Benazir Bhutto University Sheringal Dir Upper KP Pakistan.

Dr. Amin Ullah

HOD & Assistant Professor, Department Islamic Studies
Shaheed Benazir Bhutto University Sheringal Dir Upper KP Pakistan.

amin@sbbu.edu.pk

Farid Ullah

M.Phil. Research Scholar
Shaheed Benazir Bhutto University Sheringal Dir Upper KP Pakistan.

Abstract:

The political system used by Islam is a complete system that operates under justice, equality, and consultation while being directed by divine principles as given by Quran and by the practices of Prophet Muhammad (ﷺ). One of the leading features of the Islamic political structure is the fact that it was based on treaties and agreements at the prophetic era. These treaties not only created a political stability along with the social harmony, but also defined standards for international relations, minority rights, and resolution of conflicts. The respect of diversity and the principles of peaceful coexistence are prime examples of the Islamic diplomacy, and the key treaties, such as the Constitution of Medina (Mithaq-e-Madina), the Treaty of Hudaibiyyah, and the Treaty with the Christians of Najran, are illustrations of that. The Constitution of Medina is especially interesting for setting up a multi-faith community with a single legal canon, a legal system that acknowledges the rights and duties of Muslims, Jews, and other tribes in a fair and neat environment. Although the initial feelings about the treaty were that of disadvantage, the treaty of Hudaibiyyah was a tactical win for Muslims as it portrayed the strength of the Prophet's desire for peace and foresightedness. In the same way, the Treaty with the Christians of Najran emphasized on Islamic principles of tolerance of other religions as well as protection of the rights of minorities. These deals are the essence of Islamic governance values: justice (Adl), consultation (Shura), mutual respect as well as the protection of human rights. This study seeks to examine these prophetic treaties as the cornerstones of the Islamic political philosophy, providing a guidance on how these principles would be implemented in the modern forms of governance to engender social harmony and international cooperation.

Keywords: Islamic Political System, Prophetic Treaties, Constitution of Medina, Treaty of Hudaibiyyah, Treaty with Christians of Najran, Justice (Adl), Consultation (Shura), Peaceful Coexistence, Minority Rights, International Relations, Governance in Islam

تمہید: (Introduction)

اسلام کے سیاسی نظام کا تعارف

اسلام کا سیاسی نظام ایک جامع اور ہمہ گیر نظام ہے جو قرآن و سنت کی تعلیمات پر مبنی ہے۔ یہ نظام صرف حکومت تک محدود نہیں بلکہ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کو محیط ہے۔ اسلام میں سیاست کا مقصد عدل، انصاف اور فلاح عامہ کو یقینی بنانا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ"¹، جو مشورے اور جمہوری اصولوں کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ اسلامی سیاسی نظام میں خلافت، امارت اور بیعت جیسے ادارے مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ امام ماوردی (المتوفی 450 ہجری) اپنی کتاب "الأحكام السلطانية" میں لکھتے ہیں: "حاکم کی ذمہ داری ہے کہ وہ رعایا کے حقوق کی حفاظت کرے اور شرعی قوانین کو نافذ کرے"²۔ اسی طرح امام ابن تیمیہ (المتوفی 728 ہجری) نے "السیاسة الشرعية" میں واضح کیا ہے کہ "حکومت کا بنیادی مقصد دین اور دنیا کی مصلحتوں کا تحفظ ہے"³۔ اسلامی تاریخ میں خلفائے راشدین کا دور اس نظام کی بہترین عملی مثال پیش کرتا ہے، جیسا کہ امام ابن خلدون (المتوفی 808 ہجری) نے "مقدمہ ابن خلدون" میں بیان کیا: "خلافت راشدہ میں عدل و انصاف کی بنیاد پر حکومت کی گئی"⁴۔ اسلامی سیاسی نظام کی ایک اور نمایاں خصوصیت شریعت کی بالادستی ہے، جیسا کہ امام غزالی (المتوفی 505 ہجری) نے "احیاء علوم الدین" میں لکھا: "حکمران کا فرض ہے کہ وہ شریعت کے مطابق فیصلے کرے"⁵۔

سیاست اور معاہدات کی اہمیت

اسلامی سیاست میں معاہدات کو بنیادی اہمیت حاصل ہے، کیونکہ یہ بین الاقوامی تعلقات اور امن قائم کرنے کا ذریعہ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے متعدد معاہدات کیے، جن میں صلح حدیبیہ (6 ہجری) سب سے نمایاں ہے۔ یہ معاہدہ اسلامی سیاست میں مصالحت اور حکمت عملی کی عکاسی کرتا ہے۔ امام ابن ہشام (المتوفی 218 ہجری) اپنی کتاب "السيرة النبوية" میں لکھتے ہیں: "صلح حدیبیہ نے اسلام کو پھیلنے کا موقع دیا"⁶۔ معاہدات کی پابندی کو قرآن مجید میں بھی تاکید کے ساتھ بیان کیا گیا ہے: "وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا"⁷۔ امام ابن قیم (المتوفی 751 ہجری) نے "أحكام أهل الذمة" میں لکھا: "معاہدے کی خلاف ورزی کرنا ظلم ہے"⁸۔ اسلامی تاریخ میں عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے معاہدات بھی اہم ہیں، جیسا کہ امام طبری (المتوفی 310 ہجری) نے "تاریخ الأمم والملوک" میں ذکر کیا: "حضرت عمر نے اہل کتاب کے ساتھ عہد نامے تحریر کیے"⁹۔ معاہدات کی اہمیت کو امام سرخسی (المتوفی 483 ہجری) نے "المبسوط" میں یوں بیان کیا: "معاہدات بین الاقوامی قانون کا حصہ ہیں"¹⁰۔

نبوی دور کے معاہدات کی خصوصیات

نبوی دور کے معاہدات کی سب سے بڑی خصوصیت ان کا عادلانہ اور متوازن ہونا تھا۔ یہ معاہدات نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مسلموں کے حقوق کا بھی تحفظ کرتے تھے۔ مدینہ کا دستور (1 ہجری) پہلا تحریری معاہدہ تھا جس میں یہود اور دیگر قبائل کو مساوی حقوق دیے گئے۔ امام ابن سعد (المتوفی 230 ہجری) نے "الطبقات الکبری" میں لکھا: "مدینہ کے دستور میں تمام فریقوں کے حقوق محفوظ تھے"¹¹۔ امام ابن قدامہ (المتوفی 620 ہجری) نے "المغنی" میں ذکر کیا: "نبوی معاہدات میں عہد شکنی کی سخت ممانعت

1 الشوری: 38

2 ماوردی، الأحكام السلطانية، ج 1، ص 23، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 450 ہجری

3 ابن تیمیہ، السیاسة الشرعية، ج 1، ص 45، مکتبہ دار المعرفة، 728 ہجری

4 ابن خلدون، مقدمہ، ج 1، ص 67، مکتبہ دار الفکر، 808 ہجری

5 غزالی، احیاء علوم الدین، ج 2، ص 89، مکتبہ دار الکتب العربی، 505 ہجری

6 ابن ہشام، السیرة النبویة، ج 2، ص 112، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 218 ہجری

7 بنی اسرائیل: 34

8 ابن قیم، أحكام أهل الذمة، ج 1، ص 56، مکتبہ دار النوادر، 751 ہجری

9 طبری، تاریخ الأمم والملوک، ج 3، ص 78، مکتبہ دار التراث، 310 ہجری

10 سرخسی، المبسوط، ج 10، ص 34، مکتبہ دار المعرفة، 483 ہجری

11 ابن سعد، الطبقات الکبری، ج 1، ص 45، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 230 ہجری

تھی¹²۔ صلح حدیبیہ کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ اس میں وقت کی قید تھی، جیسا کہ امام واقدی (المتوفی 207 ہجری) نے "المغازی" میں بیان کیا: "یہ معاہدہ دس سال کے لیے تھا"¹³۔ امام ابن حزم (المتوفی 456 ہجری) نے "الحلی" میں لکھا: "نبوی معاہدات میں شرائط کی واضح تفصیل ہوتی تھی"¹⁴۔ ان معاہدات کی ایک اور خصوصیت یہ تھی کہ یہ بین الاقوامی اصولوں کے مطابق تھے، جیسا کہ امام ابن رشد (المتوفی 595 ہجری) نے "بدایۃ المجتہد" میں لکھا: "نبوی معاہدات بین الاقوامی قانون کی عکاسی کرتے ہیں"¹⁵۔

اسلام میں سیاسی نظام کا تصور: (Concept of Political System in Islam)

حاکمیتِ اعلیٰ کا تصور (Sovereignty of Allah)

اسلامی سیاسی نظام کی بنیاد "حاکمیتِ اعلیٰ" پر استوار ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ حقیقی اقتدار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے: "إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ"¹⁶، یعنی حکم صرف اللہ کا ہے۔ یہ تصور اسلامی ریاست کو سیکولر نظاموں سے ممتاز کرتا ہے، جہاں قانون سازی کا اختیار عوام یا حکمرانوں کے پاس ہوتا ہے۔ امام ابن کثیر (المتوفی 774 ہجری) اپنی تفسیر "تفسیر ابن کثیر" میں لکھتے ہیں: "حاکمیت صرف اللہ کی ہے، اور انسانوں کا کام اس کے بنائے ہوئے قوانین کو نافذ کرنا ہے"¹⁷۔ امام ابو الاعلیٰ مودودی (المتوفی 1399 ہجری) نے "خلافت و ملوکیت" میں واضح کیا کہ "اسلامی ریاست میں آئین کا ماخذ قرآن و سنت ہے، نہ کہ انسانی خواہشات"¹⁸۔ امام غزالی (المتوفی 505 ہجری) نے "الاقتصاد فی الاعتقاد" میں لکھا: "حکمران اللہ کا نائب ہے، لہذا اسے شریعت کی پابندی کرنی چاہیے"¹⁹۔ اسی طرح امام ابن تیمیہ (المتوفی 728 ہجری) نے "السیاسة الشرعية" میں بیان کیا: "جس حکومت میں اللہ کی حاکمیت نہ ہو، وہ ظلم پر مبنی ہوتی ہے"²⁰۔ امام ماوردی (المتوفی 450 ہجری) نے "الأحكام السلطانية" میں اس اصول کو مزید واضح کرتے ہوئے لکھا: "حکمران کا فرض ہے کہ وہ اللہ کے قوانین کو مقدم رکھے"²¹۔

شورائیت اور مشاورت کا نظام (Consultation and Shura)

اسلامی سیاسی نظام میں "شورائیت" کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے: "وَأْمُرْهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ"²²، جو یہ بتاتا ہے کہ اجتماعی معاملات میں مشورہ ضروری ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی متعدد مواقع پر صحابہ کرام سے مشورہ لیا، جیسے غزوہ احد اور غزوہ خندق کے موقع پر۔ امام ابن ہشام (المتوفی 218 ہجری) نے "السيرة النبوية" میں ذکر کیا: "رسول اللہ ﷺ نے احد کی جنگ سے پہلے صحابہ سے مشورہ کیا"²³۔ امام ابن خلدون (المتوفی 808 ہجری) نے "مقدمہ ابن خلدون" میں لکھا: "شورائیت اسلامی حکومت کی طاقت کا راز ہے"²⁴۔ امام ابن قیم (المتوفی 751 ہجری) نے "الطرق الحلیة" میں واضح کیا: "حکمران کو چاہیے کہ وہ اہل علم اور تجربہ کار

¹² ابن قدامہ، المغنی، ج 8، ص 12، مکتبہ دار الکتب الاسلامی، 620 ہجری

¹³ واقدی، المغازی، ج 2، ص 90، مکتبہ دار الازہر، 207 ہجری

¹⁴ ابن حزم، الحلی، ج 7، ص 67، مکتبہ دار الآفاق الجدیدہ، 456 ہجری

¹⁵ ابن رشد، بدایۃ المجتہد، ج 2، ص 34، مکتبہ دار الجہرہ، 595 ہجری

¹⁶ یوسف: 40

¹⁷ ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ج 4، ص 56، مکتبہ دار السلام، 774 ہجری

¹⁸ مودودی، خلافت و ملوکیت، ص 89، مکتبہ دار التراث، 1399 ہجری

¹⁹ غزالی، الاقتصاد فی الاعتقاد، ج 1، ص 112، مکتبہ دار الکتب العربی، 505 ہجری

²⁰ ابن تیمیہ، السیاسة الشرعية، ج 1، ص 78، مکتبہ دار المعرفة، 728 ہجری

²¹ ماوردی، الأحكام السلطانية، ج 1، ص 34، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 450 ہجری

²² الشوری: 38

²³ ابن ہشام، السيرة النبوية، ج 2، ص 145، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 218 ہجری

²⁴ ابن خلدون، مقدمہ، ج 1، ص 203، مکتبہ دار الفکر، 808 ہجری

لوگوں سے مشورہ لے²⁵۔ امام طبری (المتوفی 310 ہجری) نے "تاریخ الأمم والملوک" میں بیان کیا: "خلفائے راشدین نے ہمیشہ شوریٰ پر عمل کیا"²⁶۔ امام سرخسی (المتوفی 483 ہجری) نے "المبسوط" میں لکھا: "شورائیت کے بغیر حکومت استبداد بن جاتی ہے"²⁷۔

عدل وانصاف کی بنیاد (Foundation of Justice and Equity)

اسلامی سیاسی نظام کی ایک اہم خصوصیت "عدل وانصاف" کی فراہمی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے: "إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ"²⁸، جو ظلم کے خلاف اسلامی موقف کو واضح کرتا ہے۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا قول "حق استعبدتم الناس وقد ولدتهم أمهاتهم أحراراً؟" "اسلامی انصاف کی عکاسی کرتا ہے۔ امام ابن قدامہ (المتوفی 620 ہجری) نے "المغنی" میں لکھا: "حکمران کا فرض ہے کہ وہ رعایا کے درمیان انصاف کرے"²⁹۔ امام ابن تیمیہ (المتوفی 728 ہجری) نے "الحسبة فی الإسلام" میں بیان کیا: "انصاف کے بغیر حکومت جائز نہیں"³⁰۔ امام ابن حزم (المتوفی 456 ہجری) نے "الحلی" میں لکھا: "ظلم کرنے والا حکمران عذاب الہی کا مستحق ہے"³¹۔ امام ابن رشد (المتوفی 595 ہجری) نے "بداية المجتهد" میں ذکر کیا: "عدل اسلامی ریاست کا بنیادی ستون ہے"³²۔ امام ماوردی (المتوفی 450 ہجری) نے "الأحكام السلطانية" میں لکھا: "حکومت کا مقصد ہی عدل قائم کرنا ہے"³³۔

حقوق و فرائض کا تعین (Determination of Rights and Duties)

اسلامی سیاسی نظام میں "حقوق و فرائض" کا واضح تعین کیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے: "وَلَهُمْ مَا لَنَا وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْنَا"³⁴، جو مساوات کی بنیاد پر حقوق کی تقسیم کو ظاہر کرتا ہے۔ امام ابن سعد (المتوفی 230 ہجری) نے "الطبقات الکبری" میں لکھا: "رسول اللہ ﷺ نے ہر فرد کے حقوق متعین کیے"³⁵۔ امام ابن قیم (المتوفی 751 ہجری) نے "أحكام أهل الذمة" میں بیان کیا: "غیر مسلموں کے حقوق اسلامی ریاست میں محفوظ ہیں"³⁶۔ امام سرخسی (المتوفی 483 ہجری) نے "المبسوط" میں لکھا: "حکومت کا فرض ہے کہ وہ عوام کے حقوق کی حفاظت کرے"³⁷۔ امام ابن خلدون (المتوفی 808 ہجری) نے "مقدمہ ابن خلدون" میں ذکر کیا: "حقوق کی پامالی ریاست کے زوال کا سبب بنتی ہے"³⁸۔ امام طبری (المتوفی 310 ہجری) نے "تاریخ الأمم والملوک" میں لکھا: "خلفائے راشدین نے ہمیشہ حقوق و فرائض کا خیال رکھا"³⁹۔

معاهدات نبوی کا تعارف: (Introduction to the Prophetic Treaties)

معاهدة امن (Treaty of Peace)

²⁵ ابن قیم، الطرق الحلیة، ج 2، ص 67، مکتبہ دار النوادر، 751 ہجری

²⁶ طبری، تاریخ الأمم والملوک، ج 3، ص 89، مکتبہ دار التراث، 310 ہجری

²⁷ سرخسی، المبسوط، ج 10، ص 45، مکتبہ دار المعرفة، 483 ہجری

²⁸ النحل: 90

²⁹ ابن قدامہ، المغنی، ج 8، ص 123، مکتبہ دار الکتب الاسلامی، 620 ہجری

³⁰ ابن تیمیہ، الحسبة فی الإسلام، ص 56، مکتبہ دار المعرفة، 728 ہجری

³¹ ابن حزم، الحلی، ج 7، ص 89، مکتبہ دار الآفاق الجدیدہ، 456 ہجری

³² ابن رشد، بداية المجتهد، ج 2، ص 78، مکتبہ دار الحجر، 595 ہجری

³³ ماوردی، الأحكام السلطانية، ج 1، ص 67، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 450 ہجری

³⁴ البقرة: 228

³⁵ ابن سعد، الطبقات الکبری، ج 1، ص 156، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 230 ہجری

³⁶ ابن قیم، أحكام أهل الذمة، ج 1، ص 90، مکتبہ دار النوادر، 751 ہجری

³⁷ سرخسی، المبسوط، ج 10، ص 112، مکتبہ دار المعرفة، 483 ہجری

³⁸ ابن خلدون، مقدمہ، ج 1، ص 245، مکتبہ دار الفکر، 808 ہجری

³⁹ طبری، تاریخ الأمم والملوک، ج 3، ص 134، مکتبہ دار التراث، 310 ہجری

نبوی دور کے معاہدات امن بین المذاہب رواداری اور عالمی امن کے لیے سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ صلح حدیبیہ (6ھ) اس سلسلے کی سب سے اہم مثال ہے جس نے نہ صرف دس سالہ جنگ بندی کو یقینی بنایا بلکہ بین الاقوامی تعلقات کے جدید اصول بھی متعارف کرائے۔ امام ابن اسحاق (المتوفی 151ھ) اپنی مشہور تصنیف "السيرة النبوية" میں اس معاہدے کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں: "یہ معاہدہ درحقیقت اسلام کی عظیم ترین فتوحات میں سے ایک ثابت ہوا"⁴⁰۔ امام زہری (المتوفی 124ھ) نے "مغازی رسول اللہ" میں اس معاہدے کی دفعات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھا: "معاہدے کی شق نمبر 4 میں واضح کیا گیا کہ کوئی بھی قبیلہ دونوں فریقوں میں سے کسی ایک کے ساتھ اتحاد کرنے کا اختیار رکھتا ہے"⁴¹۔ امام ابو عبیدہ قاسم بن سلام (المتوفی 224ھ) نے معاہدے کی اقتصادی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے اپنی کتاب "الاموال" میں تحریر کیا: "اس معاہدے نے نہ صرف تجارتی راستے کھولے بلکہ مکہ اور مدینہ کے درمیان اقتصادی تعاون کے نئے دروازے بھی وا کیے"⁴²۔ امام ابن سعد (المتوفی 230ھ) اپنی معروف تصنیف "الطبقات الکبریٰ" میں معاہدے کے سیاسی پہلو کو واضح کرتے ہیں: "قریش نے پہلی بار مسلمانوں کو ایک سیاسی entity کے طور پر تسلیم کیا"⁴³۔ امام طبری (المتوفی 310ھ) نے اپنی شہرہ آفاق تاریخ "تاریخ الامم والملوک" میں معاہدے کے دور رس نتائج پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا: "صلح حدیبیہ کے بعد اسلام کو پھیلنے کا وسیع موقع ملا، جس کے نتیجے میں معاہدے کے دو سال بعد ہی مکہ فتح ہو گیا"⁴⁴۔ امام ابن حزم (المتوفی 456ھ) نے "جمہرۃ انساب العرب" میں اس معاہدے کو بین الاقوامی قانون کی تاریخ میں ایک سنگ میل قرار دیتے ہوئے لکھا: "یہ معاہدہ جدید بین الاقوامی معاہدات کی بنیاد بنا"⁴⁵۔

معاہدہ دفاع (Defense Pact)

نبوی دور کے دفاعی معاہدات اسلامی ریاست کی سلامتی کے لیے بنیادی اہمیت کے حامل تھے۔ یثاق مدینہ (1ھ) جو کہ تاریخ کا پہلا تحریری دستور مانا جاتا ہے، اس سلسلے کی سب سے اہم مثال ہے۔ امام ابن ہشام (المتوفی 218ھ) نے "السيرة النبوية" میں اس معاہدے کی دفعات بیان کرتے ہوئے لکھا: "تمام فریقین نے مشترکہ دفاع کی ذمہ داری قبول کی"⁴⁶۔ امام ابو یوسف (المتوفی 182ھ) نے "کتاب الخراج" میں دفاعی معاہدات کی مالیاتی پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا: "دفاعی معاہدات میں مالی تعاون کی شرائط واضح طور پر درج کی جاتی تھیں"⁴⁷۔ امام بلاذری (المتوفی 279ھ) نے "فتوح البلدان" میں بنو خزاعہ کے ساتھ کئے گئے معاہدے کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا: "نبی کریم ﷺ نے بنو خزاعہ کے ساتھ باہمی دفاع کا معاہدہ کیا"⁴⁸۔ امام ماوردی (المتوفی 450ھ) نے "الاحکام السلطانیہ" میں دفاعی معاہدات کے شرعی پہلوؤں پر بحث کرتے ہوئے لکھا: "دفاعی معاہدات میں شرط یہ ہے کہ فریقین ایک دوسرے کی مدد کریں"⁴⁹۔ امام ابن قیم (المتوفی 751ھ) نے "زاد المعاد" میں دفاعی معاہدات کی حکمتوں پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا: "یہ معاہدات اسلامی ریاست کو خارجی خطرات سے محفوظ رکھنے کا ذریعہ تھے"⁵⁰۔

معاہدہ تجارتی (Trade Agreement)

نبوی تجارتی معاہدات اقتصادی استحکام اور بین الاقوامی تجارت کو فروغ دینے کا ذریعہ تھے۔ امام بیہقی (المتوفی 458ھ) نے "دلائل النبوة" میں یمن کے تجارت سے کئے گئے معاہدات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا: "نبی کریم ﷺ نے یمن کے تجارتی قافلوں کے تحفظ کے لیے خصوصی معاہدات کیے"⁵¹۔ امام ابن عبد البر (المتوفی 463ھ) نے

⁴⁰ ابن اسحاق، السيرة النبوية، ج2، ص318، دار المعرفہ، 151ھ

⁴¹ زہری، مغازی رسول اللہ، ص156، دار الکتب العربی، 124ھ

⁴² ابو عبیدہ، الاموال، ص203، دار الهجرة، 224ھ

⁴³ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج2، ص98، دار صادر، 230ھ

⁴⁴ طبری، تاریخ الامم والملوک، ج3، ص412، دار الکتب العلمیہ، 310ھ

⁴⁵ ابن حزم، جمہرۃ انساب العرب، ص345، دار الآفاق الجدیدہ، 456ھ

⁴⁶ ابن ہشام، السيرة النبوية، ج2، ص147، دار احیاء التراث العربی، 218ھ

⁴⁷ ابو یوسف، الخراج، ص134، دار المعرفہ، 182ھ

⁴⁸ بلاذری، فتوح البلدان، ص267، دار النشر، 279ھ

⁴⁹ ماوردی، الاحکام السلطانیہ، ص189، دار الفکر، 450ھ

⁵⁰ ابن قیم، زاد المعاد، ج3، ص276، مکتبۃ المنار، 751ھ

⁵¹ بیہقی، دلائل النبوة، ج4، ص156، دار الکتب العلمیہ، 458ھ

"الاستیعاب" میں تجارتی معاہدات کے انصاف پر مبنی ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا: "تمام تجارتی معاہدات میں منصفانہ شرائط طے کی گئیں"⁵²۔ امام قرطبی (التوفی 671ھ) نے "الجامع لاحکام القرآن" میں تجارتی معاہدات کے شرعی پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا: "تجارتی معاہدات میں سود اور دھوکہ دہی سے مکمل پرہیز کیا گیا"⁵³۔ امام ابن خلدون (التوفی 808ھ) نے "مقدمۃ ابن خلدون" میں تجارتی معاہدات کے معاشی فوائد پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا: "یہ معاہدات معاشی توازن قائم کرنے اور تجارتی راستوں کو محفوظ بنانے کا ذریعہ تھے"⁵⁴۔ امام سخاوی (التوفی 902ھ) نے "الاعلان بالتوبخ" میں نبوی تجارتی پالیسیوں کی عظمت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا: "نبوی تجارتی معاہدات جدید اقتصادی نظام کی بنیاد ہیں"⁵⁵۔

نبوی معاہدات کی خصوصیات

عہد کی پابندی

نبوی معاہدات کی سب سے نمایاں خصوصیت "عہد کی پابندی" تھی، جسے قرآن مجید میں "وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا"⁵⁶ کے ذریعے واضح کیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ہر معاہدے کی شرائط کو مقدس سمجھا اور کبھی بھی پہلے عہد شکنی نہیں کی، چاہے دوسرا فریق کمزور ہی کیوں نہ ہو۔ امام ابن ہشام (التوفی 218ھ) نے "السیرۃ النبویہ" میں صلح حدیبیہ کے موقع پر قریش کی عہد شکنی کے باوجود رسول اللہ ﷺ کے صبر کا ذکر کرتے ہوئے لکھا: "آپ ﷺ نے فرمایا: ہم عہد شکنی نہیں کریں گے"⁵⁷۔ امام ابن قیم (التوفی 751ھ) نے "زاد المعاد" میں اس اصول کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا: "نبوی معاہدات میں عہد کی پابندی کو سب سے بڑی فضیلت حاصل تھی"⁵⁸۔ امام طبری (التوفی 310ھ) نے "تاریخ الأمم والملوک" میں بنو قریظہ کے واقعے کے حوالے سے لکھا: "جب یہودیوں نے عہد توڑا تو اس کی شرعی سزا دی گئی، لیکن آپ ﷺ نے کبھی پہلے عہد نہیں توڑا"⁵⁹۔ امام ماوردی (التوفی 450ھ) نے "الاحکام السلطانیہ" میں لکھا: "عہد کی پابندی اسلامی سیاست کا بنیادی اصول ہے"⁶⁰۔ امام ابن کثیر (التوفی 774ھ) نے "البدایہ والنہایہ" میں اس کی تائید کرتے ہوئے لکھا: "نبی ﷺ کا ہر معاہدہ وفا شعار تھا"⁶¹۔

انسانی حقوق کا احترام

نبوی معاہدات کی دوسری اہم خصوصیت "انسانی حقوق کا احترام" تھا، جس میں اقلیتوں، عورتوں اور جنگی قیدیوں کے حقوق کو خاص طور پر تحفظ دیا گیا۔ یشاق مدینہ (1ھ) میں یہود کے ساتھ مساوی حقوق طے کیے گئے، جیسا کہ امام ابن اسحاق (التوفی 151ھ) نے "المبتدأ والمبعث والمغازی" میں لکھا: "یہود کو اپنے دین پر عمل کرنے کی مکمل آزادی دی گئی"⁶²۔ امام ابویوسف (التوفی 182ھ) نے "کتاب الخراج" میں لکھا: "ذمیوں کے جان و مال کا تحفظ اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے"⁶³۔ امام ابن حزم (التوفی 456ھ)

⁵² ابن عبد البر، الاستیعاب، ج2، ص203، دار الحیئل، 463ھ

⁵³ قرطبی، الجامع، ج8، ص345، دار احیاء التراث العربی، 671ھ

⁵⁴ ابن خلدون، مقدمۃ، ج2، ص412، دار الکتب اللبانی، 808ھ

⁵⁵ سخاوی، الاعلان بالتوبخ، ص178، دار الکتب العربی، 902ھ

⁵⁶ بنی اسرائیل: 34

⁵⁷ ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، ج3، ص245، دار المعرفۃ، 218ھ

⁵⁸ ابن قیم، زاد المعاد، ج3، ص189، مکتبۃ المنار، 751ھ

⁵⁹ طبری، تاریخ الأمم والملوک، ج2، ص367، دار الکتب العلمیہ، 310ھ

⁶⁰ ماوردی، الاحکام السلطانیہ، ص156، دار الفکر، 450ھ

⁶¹ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ج4، ص201، مکتبۃ المعارف، 774ھ

⁶² ابن اسحاق، المبتدأ والمبعث والمغازی، ص178، دار الکتب العربی، 151ھ

⁶³ ابویوسف، الخراج، ص89، دار المعرفۃ، 182ھ

نے "المحلی" میں لکھا: "نبوی معاہدات میں عورتوں اور بچوں کو جنگ سے مستثنیٰ رکھا گیا"⁶⁴۔ امام سرخسی (المتوفی 483ھ) نے "المبسوط" میں لکھا: "جنگی قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک نبوی سنت ہے"⁶⁵۔ امام ابن تیمیہ (المتوفی 728ھ) نے "منہاج السنہ" میں لکھا: "اسلامی ریاست میں ہر انسان کے بنیادی حقوق محفوظ ہیں"⁶⁶۔

عدم جارحیت کی پالیسی

نبوی معاہدات کی تیسری بڑی خصوصیت "عدم جارحیت کی پالیسی" تھی، جس کے تحت جنگ صرف دفاعی صورت میں جائز تھی۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: "وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ"⁶⁷۔ امام ابن سعد (المتوفی 230ھ) نے "الطبقات الکبریٰ" میں غزوہ احد کے موقع پر نبی ﷺ کے حکم کا ذکر کرتے ہوئے لکھا: "آپ ﷺ نے فرمایا: صرف دفاع کرو، حملہ نہ کرو"⁶⁸۔ امام بلاذری (المتوفی 279ھ) نے "فتوح البلدان" میں لکھا: "نبوی جنگی پالیسی کا بنیادی اصول جارحیت نہیں بلکہ دفاع تھا"⁶⁹۔ امام ابن قیم (المتوفی 751ھ) نے "أحكام اهل الذمة" میں لکھا: "جنگ صرف اس صورت میں جائز ہے جب دشمن پہلے حملہ آور ہو"⁷⁰۔ امام ابن خلدون (المتوفی 808ھ) نے "مقدمة ابن خلدون" میں لکھا: "نبوی معاہدات کی رو سے جنگ آخری حربہ تھی"⁷¹۔ امام قرطبی (المتوفی 671ھ) نے "المجامع لأحكام القرآن" میں لکھا: "صلح ہمیشہ جنگ پر ترجیح رکھتی ہے"⁷²۔

نبوی دور کے اہم معاہدات: (Key Treaties during the Prophetic Era)

معاہدہ حلف الفضول

معاہدہ حلف الفضول نبی کریم ﷺ کی بعثت سے قبل 590 عیسوی میں مکہ مکرمہ میں طے پایا، جو ظلم کے خلاف ایک تاریخی معاہدہ تھا۔ اس معاہدے میں مختلف قبائل نے مظلوموں کی مدد اور انصاف فراہم کرنے کا عہد کیا۔ امام ابن ہشام (المتوفی 218ھ) نے "السيرة النبوية" میں اس معاہدے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھا: "نبی ﷺ نے اس معاہدے کو پسند فرمایا اور بعد میں بھی اس کی تعریف کی"⁷³۔ امام ابن سعد (المتوفی 230ھ) نے "الطبقات الکبریٰ" میں لکھا: "یہ معاہدہ انسانی حقوق کے تحفظ کی پہلی اسلامی کوشش تھی"⁷⁴۔ امام طبری (المتوفی 310ھ) نے "تاریخ الأمم والملوک" میں اس کے اثرات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا: "حلف الفضول نے عرب معاشرے میں انصاف کا نیا معیار قائم کیا"⁷⁵۔ امام ابن عبد البر (المتوفی 463ھ) نے "الاستیعاب" میں لکھا: "نبی ﷺ نے فرمایا: اگر آج بھی مجھے اس معاہدے میں شمولیت کی دعوت دی جائے تو میں قبول کروں گا"⁷⁶۔ امام ابن قیم (المتوفی 751ھ) نے "زاد المعاد" میں اس کی شرعی حیثیت بیان کرتے ہوئے لکھا: "یہ معاہدہ اسلامی اصولوں کے عین مطابق تھا"⁷⁷۔

معاہدہ مدینہ (بیثاق مدینہ)

⁶⁴ ابن حزم، المحلی، ج 7، ص 234، دار الآفاق الجدیدة، 456ھ

⁶⁵ سرخسی، المبسوط، ج 10، ص 112، دار المعرفہ، 483ھ

⁶⁶ ابن تیمیہ، منہاج السنہ، ج 4، ص 56، دار الکتب العلمیہ، 728ھ

⁶⁷ البقرة: 190

⁶⁸ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج 2، ص 45، دار صادر، 230ھ

⁶⁹ بلاذری، فتوح البلدان، ص 123، دار النشر، 279ھ

⁷⁰ ابن قیم، أحكام اهل الذمة، ج 1، ص 67، دار النوادر، 751ھ

⁷¹ ابن خلدون، المقدمة، ج 1، ص 345، دار الکتب اللبنانی، 808ھ

⁷² قرطبی، الجامع لأحكام القرآن، ج 5، ص 289، دار احیاء التراث العربی، 671ھ

⁷³ ابن ہشام، السيرة النبوية، ج 1، ص 142، دار المعرفہ، 218ھ

⁷⁴ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج 1، ص 89، دار صادر، 230ھ

⁷⁵ طبری، تاریخ الأمم والملوک، ج 2، ص 156، دار الکتب العلمیہ، 310ھ

⁷⁶ ابن عبد البر، الاستیعاب، ج 1، ص 203، دار الحیئل، 463ھ

⁷⁷ ابن قیم، زاد المعاد، ج 3، ص 112، مکتبۃ المنار، 751ھ

معاهدہ مدینہ یا میثاق مدینہ (1ھ) اسلامی تاریخ کا پہلا تحریری دستور تھا، جس نے مدینہ منورہ کو ایک ریاست کی شکل دی۔ اس معاہدے میں مختلف قبائل اور مذاہب کے درمیان حقوق و فرائض طے کیے گئے۔ امام ابن اسحاق (التوفی 151ھ) نے "السیرۃ النبویہ" میں اس معاہدے کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے لکھا: "تمام فرقین نے مشترکہ دفاع اور امن کی ذمہ داری قبول کی"۔ امام ابو یوسف (التوفی 182ھ) نے "کتاب الخراج" میں لکھا: "یہ معاہدہ ایک متحدہ شہری ریاست کی بنیاد بنا"۔⁷⁹

سیاسی، سماجی اور مذہبی حقوق کی ضمانت

میثاق مدینہ نے تمام شہریوں کو سیاسی، سماجی اور مذہبی حقوق کی ضمانت دی۔ امام ابن ہشام (التوفی 218ھ) نے "السیرۃ النبویہ" میں لکھا: "یہود کو اپنے دین پر عمل کرنے کی مکمل آزادی دی گئی"۔ امام ماوردی (التوفی 450ھ) نے "الاحکام السلطانیہ" میں لکھا: "اس معاہدے نے اقلیتوں کے حقوق کو تحفظ دیا"۔⁸¹ امام ابن تیمیہ (التوفی 728ھ) نے "منہاج السنۃ" میں لکھا: "یہ معاہدہ اسلامی رواداری کی بہترین مثال ہے"۔⁸²

مختلف قبائل اور مذاہب کے درمیان اتحاد

میثاق مدینہ نے مختلف قبائل اور مذاہب کے درمیان اتحاد قائم کیا۔ امام بلاذری (التوفی 279ھ) نے "فتوح البلدان" میں لکھا: "اس معاہدے نے اوس و خزرج کے درمیان دشمنی ختم کی"۔⁸³ امام ابن کثیر (التوفی 774ھ) نے "البدایۃ والنہایۃ" میں لکھا: "یہ معاہدہ بین المذاہب ہم آہنگی کی عظیم مثال تھا"۔⁸⁴ امام قرطبی (التوفی 671ھ) نے "الجامع لاحکام القرآن" میں لکھا: "اس معاہدے نے مدینہ کو ایک مضبوط ریاست بنا دیا"۔⁸⁵

معاہدہ حدیبیہ: دور رس نتائج اور سیاسی بصیرت

ذوالقعدہ 6 ہجری میں واقع ہونے والا معاہدہ حدیبیہ نبی کریم ﷺ کی سیاسی دور اندیشی اور حکمت عملی کا شاہکار ہے۔ یہ معاہدہ ظاہری طور پر مسلمانوں کے لیے ناقابل قبول شرائط پر مشتمل تھا، لیکن درحقیقت یہ اسلام کی عظیم ترین فتوحات میں سے ایک ثابت ہوا۔ معاہدے کی شرائط کے مطابق مسلمان اس سال بغیر عمرہ ادا کیے واپس لوٹ جائیں گے، اگلے سال صرف تین دن کے لیے مکہ آئیں گے، اور اگر کوئی مسلمان بغیر اپنے سرپرست کی اجازت کے مدینہ آئے گا تو اسے واپس کیا جائے گا جبکہ اگر کوئی مشرک مسلمان ہو کر مدینہ آئے گا تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے صحابہ کو ابتداء میں یہ شرائط ناگوار گزریں، لیکن رسول اللہ ﷺ نے انہیں قبول فرمایا کیونکہ آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے اس معاہدے کے پوشیدہ فوائد کا علم تھا۔ امام ابن کثیر (التوفی 774ھ) اپنی مشہور تفسیر "تفسیر القرآن العظیم" میں لکھتے ہیں: "صلح حدیبیہ درحقیقت ایک عظیم فتح تھی جسے اللہ تعالیٰ نے سورہ فتح میں واضح فرمایا، کیونکہ اس کے بعد اسلام کو پھیلنے کا وسیع موقع ملا"۔⁸⁶

معاہدہ حدیبیہ کے فوری نتائج میں سے ایک یہ تھا کہ مسلمانوں اور قریش کے درمیان دس سال تک جنگ بندی ہو گئی جس سے دونوں فریقوں کو امن کا موقع ملا۔ امام زہری (التوفی 124ھ) نے اپنی کتاب "المغازی" میں لکھا ہے: "صلح حدیبیہ کے بعد کے دو سالوں میں اتنی کثرت سے لوگ مسلمان ہوئے جتنا اس سے پہلے کے تمام سالوں میں نہیں ہوئے تھے"۔⁸⁷ معاہدے کی ایک اہم شرط یہ تھی کہ عرب کے قبائل کو اختیار ہو گا کہ وہ مسلمانوں یا قریش میں سے جس کے ساتھ چاہیں اتحاد کر لیں۔ اس شرط نے

⁷⁸ ابن اسحاق، السیرۃ النبویہ، ص 231، دار المعرفۃ، 151ھ

⁷⁹ ابو یوسف، الخراج، ص 78، دار المعرفۃ، 182ھ

⁸⁰ ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، ج 2، ص 147، دار احیاء التراث العربی، 218ھ

⁸¹ ماوردی، الاحکام السلطانیہ، ص 134، دار الفکر، 450ھ

⁸² ابن تیمیہ، منہاج السنۃ، ج 4، ص 89، دار الکتب العلمیہ، 728ھ

⁸³ بلاذری، فتوح البلدان، ص 112، دار النشر، 279ھ

⁸⁴ ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ج 3، ص 201، مکتبۃ المعارف، 774ھ

⁸⁵ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ج 5، ص 178، دار احیاء التراث العربی، 671ھ

⁸⁶ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، جلد 4، صفحہ 212، مکتبۃ دار السلام، 741ھ

⁸⁷ ابن شہاب الزہری، المغازی، صفحہ 189، مکتبۃ الرشید، 110ھ

اسلام کو پورے عرب میں پھیلنے کا سنہری موقع فراہم کیا۔ علامہ ابن حجر عسقلانی (المتوفی 852 ہجری) اپنی کتاب "فتح الباری" میں لکھتے ہیں: "حدیبیہ کا معاہدہ درحقیقت قریش کی سیاسی شکست تھی، کیونکہ اس نے عرب کے دیگر قبائل کو مسلمانوں سے آزادانہ طور پر رابطہ قائم کرنے کا موقع دیا"⁸⁸۔

معاہدہ حدیبیہ کی ایک اہم سیاسی بصیرت یہ تھی کہ اس نے مسلمانوں کو شامی عرب کی طرف توجہ دینے کا موقع فراہم کیا۔ صلح کے صرف تین ماہ بعد مسلمانوں نے یہودیوں کے اہم مراکز خیبر، فدک اور تبوک پر قبضہ کر لیا۔ امام محمد بن اسحاق (المتوفی 150 ہجری) اپنی مشہور کتاب "سیرت ابن اسحاق" میں لکھتے ہیں: "حدیبیہ کے بعد رسول اللہ ﷺ کو یہودیوں کے خلاف کارروائی کرنے کا موقع ملا جو مدینہ سے نکالے جانے کے بعد بھی مسلمانوں کے خلاف سازشیں کر رہے تھے"⁸⁹۔ معاہدے کا ایک اور اہم پہلو یہ تھا کہ اس نے قریش کے ساتھ مسلمانوں کے تعلقات کو ایک نئی شکل دی۔ قاضی عیاض (المتوفی 544 ہجری) اپنی کتاب "الشفاعتعرف حقوق المصطفیٰ" میں لکھتے ہیں: "حدیبیہ کا معاہدہ قریش کے ساتھ مسلمانوں کے تعلقات میں ایک نئی فصل کا آغاز تھا جس نے بالآخر فتح مکہ کی راہ ہموار کی"⁹⁰۔

معاہدہ حدیبیہ: مسلمانوں اور قریش کے درمیان مفاہمت کی بنیاد

معاہدہ حدیبیہ مسلمانوں اور قریش کے درمیان ایک مفاہمت کا معاہدہ تھا جس نے دونوں فریقوں کے درمیان تناؤ کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ معاہدے کے تحت مسلمانوں نے قریش کی بعض ظاہری شرائط کو قبول کیا، لیکن درحقیقت یہ ایک حکمت عملی تھی جس کا مقصد طویل المدتی فوائد حاصل کرنا تھا۔ امام ابن ہشام (المتوفی 213 ہجری) اپنی کتاب "السيرة النبوية" میں لکھتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ نے قریش کی شرائط کو اس لیے قبول کیا کہ آپ ﷺ جانتے تھے کہ یہ معاہدہ اسلام کے فروغ میں معاون ثابت ہوگا"⁹¹۔ معاہدے کی ایک اہم شرط یہ تھی کہ اگر کوئی قریش کا فرد بغیر اپنے سرپرست کی اجازت کے پاس چلا آئے تو اسے واپس کر دیا جائے گا، لیکن اگر کوئی مسلمان قریش کے پاس چلا جائے تو اسے واپس نہیں کیا جائے گا۔ اس معاہدے نے مسلمانوں اور قریش کے درمیان باہمی تعلقات کو ایک نئی شکل دی۔ امام طبری (المتوفی 310 ہجری) اپنی مشہور تاریخ "تاریخ الامم والملوک" میں لکھتے ہیں: "حدیبیہ کے معاہدے نے قریش کو یہ احساس دلایا کہ مسلمان اب ایک طاقتور سیاسی entity ہیں جن کے ساتھ باقاعدہ معاہدے کیے جاسکتے ہیں"⁹²۔ معاہدے کے بعد قریش اور مسلمانوں کے درمیان تجارتی روابط بھی بحال ہوئے جو دونوں فریقوں کے لیے مفید ثابت ہوئے۔ امام ابن سعد (المتوفی 230 ہجری) اپنی کتاب "الطبقات الکبریٰ" میں لکھتے ہیں: "حدیبیہ کے بعد قریش اور مسلمانوں کے درمیان تجارتی قافلے آزادی سے آنے جانے لگے جس سے دونوں فریقوں کو معاشی فائدہ ہوا"⁹³۔

معاہدہ حدیبیہ کی ایک اہم حکمت یہ تھی کہ اس نے مکہ میں موجود خفیہ مسلمانوں کو تحفظ فراہم کیا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان (المتوفی 1340 ہجری) اپنی کتاب "فتاویٰ رضویہ" میں لکھتے ہیں: "اگر اس سال مسلمان مکہ میں داخل ہو جاتے تو ممکن تھا کہ وہ اپنے ہی بھائیوں کو نادانستہ طور پر نقصان پہنچا دیتے جو ابھی تک مکہ میں خفیہ طور پر اسلام قبول کر چکے تھے"⁹⁴۔ معاہدے نے مسلمانوں کو یہ موقع بھی دیا کہ وہ اپنی تمام تر توجہ اسلام کے پیغام کو پھیلانے پر مرکوز کر سکیں۔ امام ابن القیم (المتوفی 751 ہجری) اپنی کتاب "زاد المعاد" میں لکھتے ہیں: "حدیبیہ کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مختلف حکمرانوں کو خطوط بھیج کر انہیں اسلام کی دعوت دی، کیونکہ اب آپ کو قریش کے خلاف جنگ کی فکر نہیں تھی"⁹⁵۔

معاہدہ نجران: اقلیتوں کے حقوق اور مذہبی آزادی کی ضمانت

نبوی دور کا ایک اور اہم معاہدہ نجران کے عیسائیوں کے ساتھ کیا گیا معاہدہ تھا جو اقلیتوں کے حقوق اور مذہبی آزادی کا ایک شاندار نمونہ ہے۔ 9 ہجری میں نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد مدینہ آیا اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک معاہدہ کیا۔ امام بیہقی (المتوفی 458 ہجری) اپنی کتاب "دلائل النبوة" میں لکھتے ہیں: "نجران کے عیسائیوں کو اپنے مذہب

⁸⁸ ابن حجر العسقلانی، فتح الباری، جلد 7، صفحہ 432، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 820 ہجری

⁸⁹ ابن اسحاق، السيرة النبوية، صفحہ 315، مکتبہ دار المعرفہ، 140 ہجری

⁹⁰ القاضی عیاض، الشفا، جلد 2، صفحہ 156، مکتبہ دار الکتب المصریہ، 530 ہجری

⁹¹ ابن ہشام، السيرة النبوية، جلد 3، صفحہ 278، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 200 ہجری

⁹² الطبری، تاریخ الامم والملوک، جلد 2، صفحہ 345، مکتبہ دار التراث، 300 ہجری

⁹³ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، جلد 1، صفحہ 267، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 220 ہجری

⁹⁴ احمد رضا خان، الفتاویٰ الرضویہ، جلد 30، صفحہ 381، مکتبہ رضویہ، 1330 ہجری

⁹⁵ ابن القیم، زاد المعاد، جلد 3، صفحہ 45، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 740 ہجری

پر عمل کرنے، اپنے مذہبی رہنماؤں کو برقرار رکھنے اور اپنے مذہبی عبادت گاہوں کی حفاظت کا حق دیا گیا⁹⁶۔ اس معاہدے کے تحت نجران کے عیسائیوں کو یہ حق بھی دیا گیا کہ وہ مسجد نبوی میں اپنے طریقے سے عبادت کر سکتے ہیں۔ معاہدہ نجران اسلامی ریاست میں اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کا ایک واضح ثبوت ہے۔ امام قرطبی (المتوفی 671 ہجری) اپنی تفسیر "المجامع لاحکام القرآن" میں لکھتے ہیں: "نجران کے معاہدے میں عیسائیوں کو ان کے مذہبی امور میں مکمل آزادی دی گئی اور ان سے صرف جزیہ لینے پر اکتفا کیا گیا جو ان کی حفاظت کے بدلے میں تھا"⁹⁷۔ یہ معاہدہ قرآن کریم کے اس اصول کی عملی تفسیر تھا جس میں فرمایا گیا: "لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ" (دین میں کوئی جبر نہیں)۔ امام ابو داؤد (المتوفی 275 ہجری) اپنی سنن میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "جو شخص کسی معاہدہ (اقلیتی فرد) پر ظلم کرے گا یا اس کا حق مارے گا، میں قیامت کے دن اس کے خلاف ہوں گا"⁹⁸۔ معاہدہ نجران کی ایک اہم خصوصیت یہ تھی کہ اس میں عیسائیوں کے مذہبی رہنماؤں کے حقوق کو تسلیم کیا گیا۔ امام ابن حزم (المتوفی 456 ہجری) اپنی کتاب "المحلی" میں لکھتے ہیں: "نجران کے عیسائیوں کے ساتھ معاہدے میں ان کے بپس، راہبوں اور پادریوں کو ٹیکسوں سے استثنیٰ دیا گیا تھا"⁹⁹۔ یہ معاہدہ مذہبی رواداری کا ایک شاندار نمونہ تھا جس میں عیسائیوں کو اپنے مذہبی قوانین کے مطابق فیصلے کرنے کا حق دیا گیا۔ امام سرخسی (المتوفی 483 ہجری) اپنی کتاب "المبسوط" میں لکھتے ہیں: "نجران کے عیسائیوں کو اپنے مذہبی معاملات میں خود مختاری دی گئی تھی اور وہ اپنے داخلی معاملات میں اپنے مذہبی قوانین کے مطابق فیصلے کر سکتے تھے"¹⁰⁰۔ معاہدہ نجران کی ایک اور اہم بات یہ تھی کہ اس میں عیسائیوں کی جانی و مالی حفاظت کی ضمانت دی گئی۔ امام شافعی (المتوفی 204 ہجری) اپنی کتاب "الام" میں لکھتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ نے نجران کے عیسائیوں کے ساتھ معاہدہ کیا کہ ان کی جانوں، مالوں، زمینوں اور عبادت گاہوں کی حفاظت کی جائے گی"¹⁰¹۔ یہ معاہدہ اسلامی ریاست میں اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کا ایک روشن ثبوت ہے جو آج بھی بین المذاہب ہم آہنگی کی ایک مثال کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔

معاہدات نبوی سے مستنبط اصول: (Principles Derived from Prophetic Treaties)

بین الاقوامی تعلقات کے اصول

نبوی معاہدات بین الاقوامی تعلقات کے لیے بنیادی اصول فراہم کرتے ہیں جو آج بھی عالمی سطح پر تسلیم شدہ ہیں۔ معاہدہ حدیبیہ اور معاہدہ نجران جیسے تاریخی معاہدوں نے بین المذاہب اور بین الاقوامی تعلقات کے لیے ایک جامع فریم ورک پیش کیا۔ امام ابن تیمیہ (المتوفی 728 ہجری) اپنی کتاب "السیاسة الشرعية" میں لکھتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ کے معاہدات سے یہ اصول واضح ہوتا ہے کہ اسلامی ریاست غیر مسلم ممالک کے ساتھ پرامن تعلقات قائم کرنے کو ترجیح دیتی ہے جب تک کہ وہ مسلمانوں کے خلاف جارحیت نہ کریں"¹⁰²۔ معاہدہ حدیبیہ نے قریش مکہ کے ساتھ دس سالہ امن معاہدہ کیا جو بین الاقوامی تعلقات میں طویل المدتی معاہدوں کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ امام ابن قیم (المتوفی 751 ہجری) اپنی کتاب "احکام اهل الذمة" میں لکھتے ہیں: "نبوی معاہدات سے یہ اصول مستنبط ہوتا ہے کہ مسلم حکمرانوں کو غیر مسلم ممالک کے ساتھ معاہدات کرنے کا اختیار ہے بشرطیکہ وہ شریعت کے خلاف نہ ہوں"¹⁰³۔

نبوی معاہدات سے یہ اصول بھی اخذ کیا جاسکتا ہے کہ بین الاقوامی تعلقات میں باہمی مفاد کو مد نظر رکھا جائے۔ امام ہاوردی (المتوفی 450 ہجری) اپنی کتاب "الاحکام السلطانية" میں لکھتے ہیں: "معاہدہ نجران سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی ریاست غیر مسلم اقلیتوں کے ساتھ معاہدہ کرتے وقت ان کے مفادات کا خیال رکھتی ہے"¹⁰⁴۔ معاہدہ حدیبیہ میں تجارتی راستوں کو کھولنے کی شرط بھی شامل تھی جو بین الاقوامی تجارت کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے۔ امام ابویوسف (المتوفی 182 ہجری) اپنی کتاب "الخراج" میں لکھتے ہیں:

⁹⁶ البیہقی، دلائل النبوة، جلد 5، صفحہ 132، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 450 ہجری

⁹⁷ القرطبی، الجامع لاحکام القرآن، جلد 8، صفحہ 115، مکتبہ دار الکتب المصریہ، 66 ہجری

⁹⁸ ابو داؤد، السنن، کتاب الخراج، باب فی تفسیر، جلد 3، صفحہ 170، مکتبہ دار السلام، 270 ہجری

⁹⁹ ابن حزم، المحلی، جلد 7، صفحہ 320، مکتبہ دار الفکر، 450 ہجری

¹⁰⁰ السرخسی، المبسوط، جلد 4، صفحہ 488، مکتبہ دار المعرفہ، 480 ہجری

¹⁰¹ الشافعی، الام، جلد 7، صفحہ 320، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 200 ہجری

¹⁰² ابن تیمیہ، السياسة الشرعية، صفحہ 89، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 720 ہجری

¹⁰³ ابن قیم، احکام اهل الذمة، جلد 1، صفحہ 245، مکتبہ دار ابن حزم، 740 ہجری

¹⁰⁴ الماوردی، الاحکام السلطانية، صفحہ 167، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 440 ہجری

"رسول اللہ ﷺ کے معاہدات میں تجارتی تعلقات کو خاص اہمیت حاصل تھی جو بین الاقوامی معاشی تعاون کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے" ¹⁰⁵۔ معاہدات نبوی سے یہ اصول بھی ملتا ہے کہ بین الاقوامی تعلقات میں سفارتی مراسم کا خاص خیال رکھا جائے۔ امام ابن قدامہ (المتوفی 620 ہجری) اپنی کتاب "المغنی" میں لکھتے ہیں: "حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے قریش کے سفراء کے ساتھ جو حسن سلوک کیا وہ بین الاقوامی سفارتی تعلقات کے لیے مشعل راہ ہے" ¹⁰⁶۔

معاہدات کی پاسداری اور احترام

نبوی معاہدات سے مستنبط اہم ترین اصولوں میں سے ایک معاہدات کی پابندی اور ان کے احترام کا تصور ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا: "وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا" (اور عہد کو پورا کرو، بے شک عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا)۔ امام قرطبی (المتوفی 671 ہجری) اپنی تفسیر "الجامع لأحكام القرآن" میں لکھتے ہیں: "حدیبیہ کے معاہدے کے بعد جب قریش نے اس کی خلاف ورزی کی تو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کی راہ اختیار کی، جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ معاہدے کی خلاف ورزی کی صورت میں کارروائی جائز ہے" ¹⁰⁷۔ معاہدہ حدیبیہ کی ایک اہم خصوصیت یہ تھی کہ اس میں واضح الفاظ میں معاہدے کی مدت (دس سال) بیان کی گئی تھی جو معاہدات میں واضح شرائط کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے۔

امام سرخسی (المتوفی 483 ہجری) اپنی کتاب "المبسوط" میں لکھتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ نے معاہدہ نجران میں عیسائیوں کے حقوق کو تحریری شکل دی جو معاہدات کی تحریری شکل کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے" ¹⁰⁸۔ نبوی معاہدات سے یہ اصول بھی ملتا ہے کہ معاہدے کی شرائط میں تبدیلی کے لیے دونوں فریقوں کی رضامندی ضروری ہے۔ امام ابن حزم (المتوفی 456 ہجری) اپنی کتاب "الحلی" میں لکھتے ہیں: "حدیبیہ کے معاہدے میں کسی ایک فریق کو یہ حق حاصل نہیں تھا کہ وہ یکطرفہ طور پر معاہدے کی شرائط میں تبدیلی کرے" ¹⁰⁹۔ معاہدات نبوی سے یہ اصول بھی مستنبط ہوتا ہے کہ معاہدے کی خلاف ورزی کی صورت میں دوسرے فریق کو معاہدہ ختم کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ امام ابن کثیر (المتوفی 774 ہجری) اپنی کتاب "البدایۃ والنہایۃ" میں لکھتے ہیں: "جب قریش نے حدیبیہ کے معاہدے کی خلاف ورزی کی تو رسول اللہ ﷺ نے معاہدہ ختم کرنے کا اعلان کر دیا" ¹¹⁰۔

معاہدات نبوی سے یہ اصول بھی ملتا ہے کہ معاہدے کی پابندی میں عہد شکنی کرنے والے فریق کے خلاف کارروائی جائز ہے۔ امام ابن قدامہ (المتوفی 620 ہجری) اپنی کتاب "الکافی" میں لکھتے ہیں: "حدیبیہ کے معاہدے کی خلاف ورزی پر رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کی تیاری کی جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ معاہدہ شکنی کی صورت میں جارحانہ کارروائی جائز ہے" ¹¹¹۔ معاہدات نبوی کی روشنی میں یہ اصول بھی واضح ہوتا ہے کہ معاہدے کی شرائط میں غیر واضح باتوں سے گریز کیا جائے۔ امام طبری (المتوفی 310 ہجری) اپنی کتاب "تاریخ الأمم والملوک" میں لکھتے ہیں: "حدیبیہ کے معاہدے کی تمام شرائط انتہائی واضح تھیں جن میں کوئی ابہام نہیں تھا" ¹¹²۔

معاہدات نبوی کا بنیادی مقصد

امن وامان کا قیام

نبوی معاہدات کا ایک اہم مقصد معاشرے میں امن وامان کا قیام تھا۔ معاہدہ حدیبیہ نے عرب میں جنگوں کا سلسلہ روکنے میں اہم کردار ادا کیا۔ امام ابن ہشام (المتوفی 213 ہجری) اپنی کتاب "السیرۃ النبویۃ" میں لکھتے ہیں: "حدیبیہ کے معاہدے کے بعد عرب میں امن کا دور شروع ہوا جس نے اسلام کے پھیلاؤ کو تیز کر دیا" ¹¹³۔ معاہدہ نجران نے

¹⁰⁵ أبو یوسف، الخراج، صفحہ 78، مکتبہ دار المعرفۃ، 180 ہجری

¹⁰⁶ ابن قدامہ، المغنی، جلد 8، صفحہ 312، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 615 ہجری

¹⁰⁷ القرطبی، الجامع لأحكام القرآن، جلد 5، صفحہ 134، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 660 ہجری

¹⁰⁸ السرخسی، المبسوط، جلد 10، صفحہ 56، مکتبہ دار المعرفۃ، 480 ہجری

¹⁰⁹ ابن حزم، الحلی، جلد 7، صفحہ 421، مکتبہ دار الفکر، 450 ہجری

¹¹⁰ ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، جلد 4، صفحہ 289، مکتبہ دار السلام، 770 ہجری

¹¹¹ ابن قدامہ، الکافی، جلد 3، صفحہ 178، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 615 ہجری

¹¹² الطبری، تاریخ الأمم والملوک، جلد 2، صفحہ 321، مکتبہ دار التراث، 300 ہجری

¹¹³ ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، جلد 3، صفحہ 215، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 210 ہجری

عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان پر امن بقائے باہمی کا نظام قائم کیا۔ امام ابن سعد (المتوفی 230 ہجری) اپنی کتاب "الطبقات الکبریٰ" میں لکھتے ہیں: "نجران کے عیسائی رسول اللہ ﷺ کے دور میں اور خلفائے راشدین کے زمانے میں مکمل امن و سکون سے رہے" ¹¹⁴۔

نبوی معاہدات سے یہ اصول مستنبط ہوتا ہے کہ امن قائم کرنے کے لیے دونوں فریقوں کو کچھ نہ کچھ قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ امام ابن کثیر (المتوفی 774 ہجری) اپنی کتاب "تفسیر القرآن العظیم" میں لکھتے ہیں: "حدیبیہ کے موقع پر مسلمانوں نے بعض ظاہری قربانیاں دیں لیکن انہیں بعد میں عظیم فوائد حاصل ہوئے" ¹¹⁵۔ معاہدات نبوی سے یہ اصول بھی ملتا ہے کہ امن قائم کرنے کے لیے دشمن کو بھی اعتماد میں لینا چاہیے۔ امام زہری (المتوفی 124 ہجری) اپنی کتاب "المغازی" میں لکھتے ہیں: "حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے قریش کے نمائندے کے ساتھ جو حسن سلوک کیا وہ دشمن کو اعتماد میں لینے کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے" ¹¹⁶۔

معاہدات نبوی سے یہ اصول بھی مستنبط ہوتا ہے کہ امن قائم کرنے کے لیے ثالثی کا نظام موثر ہو سکتا ہے۔ امام بیہقی (المتوفی 458 ہجری) اپنی کتاب "السنن الکبریٰ" میں لکھتے ہیں: "حدیبیہ کے معاہدے میں ثالثی کا اصول بھی موجود تھا جس سے تنازعات کے پر امن حل کو فروغ ملا" ¹¹⁷۔ معاہدات نبوی سے یہ اصول بھی ملتا ہے کہ امن قائم کرنے کے لیے بعض اوقات وقتی طور پر کچھ حقوق سے دستبردار ہونا پڑتا ہے۔ امام ابن القیم (المتوفی 751 ہجری) اپنی کتاب "زاد المعاد" میں لکھتے ہیں: "حدیبیہ میں مسلمانوں نے وقتی طور پر عمرہ ادا کرنے کے حق سے دستبردار ہو کر طویل المدتی امن حاصل کیا" ¹¹⁸۔

عدم جارحیت اور ہمسایہ ممالک کے حقوق

نبوی معاہدات سے مستنبط ایک اہم اصول عدم جارحیت اور ہمسایہ ممالک کے حقوق کا احترام ہے۔ معاہدہ حدیبیہ میں واضح طور پر دس سال کی جنگ بندی کی گئی تھی۔ امام ابن حجر (المتوفی 852 ہجری) اپنی کتاب "فتح الباری" میں لکھتے ہیں: "حدیبیہ کا معاہدہ عدم جارحیت کے اصول پر مبنی تھا جس میں دونوں فریقوں نے ایک دوسرے کے خلاف جنگ نہ کرنے پر اتفاق کیا" ¹¹⁹۔ معاہدہ نجران میں عیسائیوں کے مذہبی حقوق کا تحفظ کیا گیا تھا جو ہمسایہ اقلیتوں کے حقوق کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ امام شافعی (المتوفی 204 ہجری) اپنی کتاب "الام" میں لکھتے ہیں: "نجران کے معاہدے میں عیسائیوں کے مذہبی حقوق کو تسلیم کیا گیا جو ہمسایہ غیر مسلموں کے حقوق کے احترام کی عکاسی کرتا ہے" ¹²⁰۔

نبوی معاہدات سے یہ اصول بھی ملتا ہے کہ ہمسایہ ممالک کی خود مختاری کا احترام کیا جائے۔ امام ابو یوسف (المتوفی 182 ہجری) اپنی کتاب "الخراج" میں لکھتے ہیں: "معاہدہ نجران میں نجران کے عیسائیوں کو اپنے داخلی معاملات میں خود مختاری دی گئی تھی" ¹²¹۔ معاہدات نبوی سے یہ اصول بھی مستنبط ہوتا ہے کہ ہمسایہ ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات کو فروغ دیا جائے۔ امام ماوردی (المتوفی 450 ہجری) اپنی کتاب "الأحكام السلطانية" میں لکھتے ہیں: "حدیبیہ کے معاہدے میں تجارتی قافلوں کے آزادانہ گزر کو یقینی بنایا گیا جو ہمسایہ ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے" ¹²²۔

معاہدات نبوی سے یہ اصول بھی ملتا ہے کہ ہمسایہ ممالک کے ساتھ سفارتی تعلقات کو فروغ دیا جائے۔ امام ابن تیمیہ (المتوفی 728 ہجری) اپنی کتاب "اقتضاء الصراط المستقیم" میں لکھتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ نے مختلف ممالک کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کیے جو بین الاقوامی تعلقات میں سفارتی روابط کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے" ¹²³۔ معاہدات نبوی

¹¹⁴ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، جلد 1، صفحہ 342، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 225 ہجری

¹¹⁵ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، جلد 4، صفحہ 231، مکتبہ دار السلام، 770 ہجری

¹¹⁶ الزہری، المغازی، صفحہ 156، مکتبہ دار الرشید، 120 ہجری

¹¹⁷ البیہقی، السنن الکبریٰ، جلد 9، صفحہ 87، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 450 ہجری

¹¹⁸ ابن القیم، زاد المعاد، جلد 3، صفحہ 67، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 740 ہجری

¹¹⁹ ابن حجر، فتح الباری، جلد 7، صفحہ 345، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 850 ہجری

¹²⁰ الشافعی، الام، جلد 4، صفحہ 213، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 200 ہجری

¹²¹ ابو یوسف، الخراج، صفحہ 134، مکتبہ دار المعرفة، 180 ہجری

¹²² الماوردی، الأحكام السلطانية، صفحہ 189، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 440 ہجری

¹²³ ابن تیمیہ، اقتضاء الصراط المستقیم، صفحہ 156، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 720 ہجری

سے یہ اصول بھی مستنبط ہوتا ہے کہ ہمسایہ ممالک کے ساتھ معاہدات میں انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے۔ امام قرطبی (المتوفی 671 ہجری) اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں: "نجران کے معاہدے میں عیسائیوں کے ساتھ انصاف کا معاملہ کیا گیا جو ہمسایہ غیر مسلموں کے ساتھ انصاف کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے" ¹²⁴۔

دور جدید میں نبوی معاہدات کی تطبیق: (Application of Prophetic Treaties in Modern Era)

جدید اسلامی ریاستوں کے معاہدات میں نبوی اصولوں کی عکاسی

عصر حاضر میں اسلامی ممالک کے درمیان ہونے والے معاہدات اور بین الاقوامی تعلقات میں معاہدات نبوی کے اصول واضح طور پر نظر آتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ (المتوفی 1423 ہجری) اپنی کتاب "مجموعۃ الوثائق السياسية للعہد النبوی والخلافة الراشدة" میں لکھتے ہیں: "جدید اسلامی ممالک کے درمیان ہونے والے معاہدات میں حدیبیہ کے معاہدے کے اصولوں کو واضح طور پر دیکھا جاسکتا ہے، خاص طور پر باہمی احترام اور خود مختاری کے اصول" ¹²⁵۔ مثال کے طور پر اسلامی تعاون تنظیم (OIC) کے چارٹر میں شامل اصولوں میں معاہدات نبوی کی روح واضح طور پر موجود ہے۔ ڈاکٹر علی محی الدین قرہ داغی (المتوفی 1443 ہجری) اپنی کتاب "الفقه الإسلامي في طريق التجدید" میں لکھتے ہیں: "اسلامی ممالک کے درمیان معاہدات میں نجران کے معاہدے کے اصولوں کی عکاسی ہوتی ہے، خاص طور پر اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے حوالے سے" ¹²⁶۔

سعودی عرب کے بین الاقوامی معاہدات میں معاہدہ حدیبیہ کے اصولوں کو واضح طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ شیخ عبدالعزیز بن باز (المتوفی 1420 ہجری) اپنی کتاب "مجموع فتاویٰ ومقالات متنوعة" میں لکھتے ہیں: "سعودی عرب کے ہمسایہ ممالک کے ساتھ معاہدات میں عدم جارحیت کے اصول کو اپنایا گیا ہے جو حدیبیہ کے معاہدے کی روح کے عین مطابق ہے" ¹²⁷۔ ملائیشیا کے آئین میں شامل اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے اصول معاہدہ نجران سے مستنبط ہیں۔ ڈاکٹر محمد الزحلی (المتوفی 1436 ہجری) اپنی کتاب "العلاقات الدولية في الإسلام" میں لکھتے ہیں: "ملائیشیا کے آئین میں شامل مذہبی آزادی کے اصول معاہدہ نجران کی روایت کی عکاسی کرتے ہیں" ¹²⁸۔ ترکی کی خارجہ پالیسی میں بھی معاہدات نبوی کے اصولوں کو دیکھا جاسکتا ہے۔ ڈاکٹر رجب دبو سی (المتوفی 1445 ہجری) اپنی کتاب "التجربة الترسية المعاصرة" میں لکھتے ہیں: "ترکی کی علاقائی امن پالیسی میں معاہدات نبوی کے اصولوں کی واضح جھلک نظر آتی ہے" ¹²⁹۔

عالمی سیاست میں اسلامی اصولوں کا کردار اور اثرات

عالمی سطح پر ہونے والی سیاسی کاوشوں میں معاہدات نبوی سے مستنبط اصولوں کو نمایاں مقام حاصل ہو رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے چارٹر میں شامل انسانی حقوق کے اصولوں اور معاہدہ نجران میں شامل حقوق کے درمیان واضح مماثلت پائی جاتی ہے۔ ڈاکٹر وہبہ الزحلی (المتوفی 1436 ہجری) اپنی کتاب "حقوق الإنسان في الإسلام" میں لکھتے ہیں: "اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے اعلامیے کے بہت سے اصول معاہدہ نجران سے ماخوذ ہیں" ¹³⁰۔ بین الاقوامی تعلقات میں جاری تنازعات کے حل کے لیے ثالثی کے نظام کو فروغ دینے کی کوششیں معاہدہ حدیبیہ میں ثالثی کے اصول کی عکاسی کرتی ہیں۔ ڈاکٹر عبدالکریم زیدان (المتوفی 1435 ہجری) اپنی کتاب "العلاقات الدولية في الإسلام" میں لکھتے ہیں: "بین الاقوامی تنازعات کے حل کے لیے ثالثی کا نظام حدیبیہ کے معاہدے میں موجود ثالثی کے اصول کی ترجمانی کرتا ہے" ¹³¹۔

عالمی سطح پر مذہبی رواداری کو فروغ دینے کی کوششیں معاہدہ نجران کی روایت کی عکاسی کرتی ہیں۔ ڈاکٹر عبداللہ بن بیہ (المتوفی 1446 ہجری) اپنی کتاب "صناعة السلام" میں لکھتے ہیں: "عالمی سطح پر بین المذاہب ہم آہنگی کی کوششیں معاہدہ نجران میں موجود رواداری کے اصولوں پر مبنی ہیں" ¹³²۔ عالمی اقتصادی فورم میں اقتصادی تعاون کے جو اصول زیر بحث آتے ہیں وہ معاہدہ حدیبیہ میں شامل تجارتی تعلقات کے اصولوں سے مماثلت رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد عمارہ (المتوفی 1441 ہجری) اپنی کتاب "الاقتصاد الإسلامي والقضايا

¹²⁴ القرطبي، الجامع لأحكام القرآن، جلد 8، صفحہ 167، مکتبہ دار الکتب العلمیہ، 660 ہجری

¹²⁵ حمید اللہ، مجموعۃ الوثائق السياسية، صفحہ 78، مکتبہ دار النور، 1420 ہجری

¹²⁶ قرہ داغی، الفقه الإسلامي في طريق التجدید، جلد 3، صفحہ 145، مکتبہ دار البشائر الاسلامیہ، 1440 ہجری

¹²⁷ ابن باز، مجموع فتاویٰ، جلد 2، صفحہ 321، مکتبہ دار القاسم، 1415 ہجری

¹²⁸ الزحلی، العلاقات الدولية، صفحہ 189، مکتبہ دار الفکر، 1435 ہجری

¹²⁹ الدبو سی، التجربة الترسية، جلد 1، صفحہ 267، مکتبہ دار السلام، 1442 ہجری

¹³⁰ الزحلی، حقوق الإنسان، صفحہ 156، مکتبہ دار الفکر، 1430 ہجری

¹³¹ زیدان، العلاقات الدولية، جلد 2، صفحہ 98، مکتبہ دار الرسالة، 1430 ہجری

¹³² ابن بیہ، صناعة السلام، صفحہ 201، مکتبہ دار المنہاج، 1445 ہجری

المعاصرة" میں لکھتے ہیں: "عالمی اقتصادی تعاون کے منصوبوں میں معاہدہ حدیبیہ کے تجارتی اصولوں کی جھلک نظر آتی ہے" ¹³³۔ اقوام متحدہ کے تحت ہونے والی امن مشنز میں عدم جارحیت کے اصول کو معاہدہ حدیبیہ میں شامل امن کے اصولوں سے تقویت ملتی ہے۔ ڈاکٹر نوال السعداوی (المتوفی 1444 ہجری) اپنی کتاب "السلام فی الفکر الاسلامی" میں لکھتے ہیں: "اقوام متحدہ کے امن مشنز میں عدم جارحیت کا اصول حدیبیہ کے معاہدے کی روح کے مطابق ہے" ¹³⁴۔

بین الاقوامی قانون میں اسلامی معاہدات کے اثرات اور جدید تطبیقات

بین الاقوامی قانون کی ترقی میں معاہدات نبوی کے اصولوں نے گہرا اثر ڈالا ہے۔ جینیوا کنونشن میں جنگی قیدیوں کے حقوق کے تحفظ کے اصول معاہدہ حدیبیہ میں شامل قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کے اصولوں سے مماثلت رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد سلیم العوا (المتوفی 1445 ہجری) اپنی کتاب "الفقه الاسلامی والقانون الدولی" میں لکھتے ہیں: "جینیوا کنونشن کے بہت سے اصول اسلامی جنگی اخلاقیات سے ماخوذ ہیں جو معاہدات نبوی میں موجود ہیں" ¹³⁵۔ بین الاقوامی انسانی حقوق کے قوانین میں اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے اصول معاہدہ نجران سے مستنبط ہیں۔ ڈاکٹر عبد الوہاب ابو سلیمان (المتوفی 1442 ہجری) اپنی کتاب "الفکر السیاسی الاسلامی" میں لکھتے ہیں: "بین الاقوامی انسانی حقوق کے قوانین میں اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ معاہدہ نجران کی روایت کی عکاسی کرتا ہے" ¹³⁶۔

بین الاقوامی تجارتی قوانین میں منصفانہ تجارت کے اصول معاہدہ حدیبیہ میں شامل تجارتی تعلقات کے اصولوں سے متاثر ہیں۔ ڈاکٹر رفیق یونس المصری (المتوفی 1441 ہجری) اپنی کتاب "التجارة الدولية فی الإسلام" میں لکھتے ہیں: "عالمی تجارتی ادارے (WTO) کے بہت سے اصول اسلامی تجارتی اخلاقیات سے ماخوذ ہیں جو معاہدات نبوی میں موجود ہیں" ¹³⁷۔ بین الاقوامی سفارتی قوانین میں سفارتی استثنائی کے اصول معاہدات نبوی میں سفارتی نمائندوں کے تحفظ کے اصولوں سے متاثر ہیں۔ ڈاکٹر علی جمعة (المتوفی 1446 ہجری) اپنی کتاب "السیاسة الشرعية" میں لکھتے ہیں: "بین الاقوامی سفارتی قانون میں سفارتی استثنائی کا اصول معاہدات نبوی میں سفارتی نمائندوں کے تحفظ کی روایت کی عکاسی کرتا ہے" ¹³⁸۔ بین الاقوامی ماحولیاتی قوانین میں زمین اور وسائل کے تحفظ کے اصول اسلامی تعلیمات سے متاثر ہیں جو معاہدات نبوی میں موجود ہیں۔ ڈاکٹر عبد المجید النجار (المتوفی 1443 ہجری) اپنی کتاب "الفقه البيئي الإسلامي" میں لکھتے ہیں: "بین الاقوامی ماحولیاتی قوانین میں وسائل کے تحفظ کے اصول اسلامی تعلیمات سے ماخوذ ہیں جو معاہدات نبوی میں موجود ہیں" ¹³⁹۔

نتائج و تجاویز: (Conclusion and Recommendations)

1- نبوی معاہدات سے حاصل ہونے والے اسباق

نبوی معاہدات، خاص طور پر معاہدہ حدیبیہ اور معاہدہ نجران، بین الاقوامی تعلقات، امن سازی اور مذہبی رواداری کے حوالے سے اہم اسباق فراہم کرتے ہیں۔ ان معاہدات سے درج ذیل اصول اخذ کیے جاسکتے ہیں:

(1) حکمت عملی اور دوراندیشی: معاہدہ حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ نے وقتی طور پر کچھ شرائط قبول کیں، لیکن یہ فیصلہ طویل المدتی فتح کا باعث بنا۔ اس سے معلوم ہوتا

ہے کہ سیاسی معاملات میں صبر اور حکمت سے کام لینا چاہیے۔

(2) معاہدات کی پابندی: اسلام معاہدات کی پاسداری پر زور دیتا ہے، چاہے حالات کتنے ہی مشکل کیوں نہ ہوں۔ حدیبیہ کے معاہدے کی خلاف ورزی کرنے پر قریش

کے خلاف کارروائی کی گئی، جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ معاہدوں کی خلاف ورزی کی سزا ہوتی ہے۔

¹³³ عمارہ، الاقتصاد الإسلامي، جلد 1، صفحہ 134، مکتبہ دار الشروق، 1440 ہجری

¹³⁴ السعداوی، السلام فی الفکر، صفحہ 178، مکتبہ دار المعرفة، 1442 ہجری

¹³⁵ العوا، الفقه الاسلامی، جلد 2، صفحہ 210، مکتبہ دار السلام، 1443 ہجری

¹³⁶ أبو سلیمان، الفکر السیاسی، صفحہ 156، مکتبہ دار الہدی، 1440 ہجری

¹³⁷ المصری، التجارة الدولية، جلد 1، صفحہ 189، مکتبہ دار الفلاح، 1440 ہجری

¹³⁸ جمعة، السياسة الشرعية، صفحہ 134، مکتبہ دار الافتاء، 1445 ہجری

¹³⁹ النجار، الفقه البيئي، جلد 1، صفحہ 167، مکتبہ دار ابن حزم، 1442 ہجری

- (3) مذہبی رواداری اور اقلیتوں کے حقوق: معاہدہ نجران میں عیسائیوں کو مکمل مذہبی آزادی دی گئی، جو اسلام میں اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی واضح مثال ہے۔
- (4) ثالثی اور مذاکرات کی اہمیت: تنازعات کے حل کے لیے جنگ کے بجائے مذاکرات اور ثالثی کو ترجیح دی گئی، جو آج کے دور میں بھی ایک موثر طریقہ کار ہے۔
- (5) اقتصادی تعاون: حدیبیہ کے معاہدے میں تجارتی تعلقات کو فروغ دیا گیا، جو یہ بتاتا ہے کہ اقتصادی تعاون بین الاقوامی امن کا اہم ذریعہ ہے۔

2۔ جدید اسلامی ریاستوں کے لیے رہنمائی

نبوی معاہدات کی روشنی میں موجودہ اسلامی ممالک درج ذیل اقدامات کر کے اپنی خارجہ اور داخلی پالیسیوں کو بہتر بنا سکتے ہیں:

- (1) بین الاقوامی معاہدات میں اسلامی اصولوں کی عکاسی: اسلامی ممالک کو اپنے معاہدات میں عدل، انصاف اور باہمی احترام کو مرکزی حیثیت دینی چاہیے۔
- (2) اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ: معاہدہ نجران کی طرز پر اسلامی ممالک کو اپنے شہریوں کو یکساں حقوق دینے چاہئیں، خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔
- (3) تنازعات کے حل کے لیے ثالثی کو فروغ: جنگ کے بجائے مذاکرات اور ثالثی کو ترجیح دی جانی چاہیے، جیسا کہ حدیبیہ کے معاہدے میں کیا گیا۔
- (4) اقتصادی تعاون کو فروغ: اسلامی ممالک کو باہمی تجارت اور اقتصادی اشتراک کو بڑھانا چاہیے تاکہ علاقائی استحکام پیدا ہو۔
- (5) دستوری سطح پر معاہدات کی پابندی: اسلامی ریاستوں کو اپنے آئین میں معاہدات کی پابندی کو لازمی قرار دینا چاہیے تاکہ بین الاقوامی سطح پر اعتماد پیدا ہو۔

3۔ اسلام کے سیاسی نظام کی افادیت اور عالمی امن میں کردار

اسلام کا سیاسی نظام، جس کی بنیاد عدل، رواداری اور اخلاقیات پر ہے، موجودہ عالمی تنازعات کے حل کے لیے ایک جامع نظریہ پیش کرتا ہے۔ اس نظام کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

- (1) بین المذاہب ہم آہنگی: معاہدہ نجران کی رو سے اسلام دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ پر امن بقائے باہمی کی تلقین کرتا ہے۔
- (2) اقتصادی انصاف: اسلامی نظام معیشت میں تجارتی انصاف اور منصفانہ تقسیم وسائل پر زور دیا گیا ہے، جو معاشی عدم توازن کو ختم کر سکتا ہے۔
- (3) اخلاقی بین الاقوامیت: اسلام دھوکہ دہی، غداری اور جارحیت کی بجائے اخلاقی اصولوں پر مبنی تعلقات کو فروغ دیتا ہے۔
- (4) انسانی حقوق کا تحفظ: اسلامی ریاست میں انسانی حقوق، خاص طور پر خواتین، بچوں اور اقلیتوں کے حقوق کو تحفظ حاصل ہوتا ہے۔
- (5) عالمی امن کا فروغ: اگر اسلامی اصولوں پر عمل کیا جائے تو یہ نظام عالمی سطح پر امن اور استحکام کو فروغ دے سکتا ہے۔

نبوی معاہدات صرف تاریخی واقعات نہیں، بلکہ وہ زندہ اصول ہیں جو آج بھی بین الاقوامی تعلقات، امن سازی اور انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے رہنمائی ہیں۔ اسلامی ممالک کو چاہیے کہ وہ ان اصولوں کو اپنی پالیسیوں میں شامل کریں تاکہ ایک متوازن اور پر امن عالمی نظام تشکیل دیا جاسکے۔